## سوال

تیراکی وغیرہ کے وقت مختصر لباس پہننے کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ وحدہ وبعدہ : بحوث علمیہ وافتاء کمیٹی نے اس سوال کو ملاحظہ کیا جو محترم چیئرمین صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا کہ بہت سے لوگ جن میں فوج کے لوگ بھی شامل ہیں کھیلوں وغیرہ کے وقت بہت مختصر لباس استعمال کرتے ہیں' جس سے ناف کے نیچے کا حصہ نظر آتا ہے اورران کا بھی نصف حصہ یا بعض اوقات اس سے بھی زیادہ مختصر حصہ نظر آتا ہے اس طرح کے لباس کا چونکہ آج کل بہت رواج عام ہوگیا ہے' اس لیے آپ سے درخواست ہے کہ اس مسئلہ سے متعلق حکم شرعی کے بارے میں اپنی رائے سے مطلع فرمائیں کیونکہ کچھ عرصہ سے اس قسم کے لباس کا رواج اس قدر عام ہوگیا ہے گویا یہ ایک مباح لباس ہے۔ جزاکم اللہ خیراً

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ ستر عورہ واجب ہے۔ عورت کا توسارا جسم ہی عورہ ہے' جبکہ مرد کا آگے پیچھے کا مقام خاص توبالاجماع عورہ ہے' بلکہ علماء کے صحیح قول کے مطابق مرد کا ناف سے لیکر گھٹنے تک کا حصہ پردہ ہے' کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

((لاتبرز فخذک' ولا تنظر الی فخذ حی ولا میت)) (سنن ابی داود' الجنائز' باب فی ستر المیت عند غسلہ' ح: ٣١٤٠- وسنن ابن ماجہ' ح: ١٤٦٠-)

"اپنی ران کو ننگا نہ کرواور نہ کسی زندی یا مردی کی ران کو دیکھو۔" (اسے امام ابوداود اورابن ماجہ نےروایت کیا ہے۔)

محمد بن جحش سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم س کا معمر کے پاس سے گذرہوا توان کے ننگے ران دیکھ کر آپ نے فرمایا :

((یا معمر! غط فخذیک فان الفخذین عورة)) (مسند احمد: ٥/٢٩٠- والمستدرک علی الصحیحین للحاکم: ٤/١٨٠-' ح: ٧٣٦١ البخاري قبل ح: ٣٧١ تعلیقاً)

"اے معمر اپنے دونوں رانوں کو ڈھانپ لو کیونکہ دونوں ران بھی پردہ ہیں۔" (اسے امام احمدؒ نے "مسند"
" میں امام بخاریؒ نے صحیح میں تعلیقاً اورامام حاکم: نے "مستدرک" میں روعایت کیا ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

((الفخذ عورة) جامع الترمذي 'الادب 'باب ماجاء ان الفخذ عورة؛ ح : ۲۷۹۷ ومسند احمد : ۱/۲۷۵)

"ران پردہ ہے۔" (اسے امام ترمذی اور امام احمدؒ نے روایت کیا ہے)

مسند احمد کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک شخص کے پاس سے گذر ہوا' جس کے ران ننگے تھے تو آپنے فرمایا :

!غطّ فخذیک فان الفخذین عورة)) (مسند احمد : ۵/۲۹- والمستدرک علی الصحیحین للحاکم : ۴/۱۸- 'ح : ۷۳۶۱)

اپنے دونوں رانوں کو ڈھانپ لو کیونکہ ران پردہ ہے۔"

جرید اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میرے پاس سے گزر ہوا تو میں نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اور میری ران ننگی تھی تو آپ نے فرمایا :

!غطّ فخذیک فان الفخذین عورة)) (مسند احمد : ۵/۲۹- والمستدرک علی الصحیحین للحاکم : ۴/۱۸- 'ح : ۷۳۶۱)

اپنے دونوں رانوں کو ڈھانپ لو کیونکہ ران پردہ ہے۔" (اسے امام مالک نے "موطا" میں امام احمد امام ابوداود اور امام ترمذیؒ نے روایت کیا اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے)

یہ احادیث ایک دوسری کے لیے باعث تقویت ہیں، جس کی وجہ سے ان سے یہ استدلال کیا جاسکتا ہے کہ مرد کے لیے اپنی رانوں کو چھپانا بھی فرض ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

# ج4ص267

### محدث فتویٰ